سوال

(331) مطلقہ سے دوبارہ نکاح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گوجرانوالہ سے عبدالحمید لکھتے ہیں۔ کہ ایک لڑکے کی شادی کے وقت عمر 12 سال تھی۔ جبکہ بیوی کی عمر تقریباً 24 سال تھی۔ صرف ایک رات کے لئے رخصتی ہوئی بعدازاں طلاق ہوگئی۔ پھر خاوند نے اس کے بعد کسی دوسری عورت سے شادی کرلی اور مطلقہ بیوی کا نکاح بھی کسی دوسری جگہ کردیا گیا۔ دوسرے خاوند سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اب پہلا خاوند اپنی سابقہ مطلقہ بیوی کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ جو دوسرے خاوند سے پیدا ہوئی ہے اوردوسرا خاوند اس کے عوض اس کی طلاق دہندہ کی لڑکی سے شادی رچانے کا پروگرام رکھتا ہے ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

طلاق دہندہ کےلئے اپنی مطلقہ بیوی کی لڑکی سے نکاح کرنے کے متعلق ہم نے متعدد اہل علم سے رابطہ کیا اور انتہائی غوروخوض کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں۔ کہ کوئی شخص کسی ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرسکتا جس کی ماں کے ساتھ تعلق زن وشوئی قائم کرچکا ہے۔ قطع نظر کہ وہ لڑکی نکاح کے وقت موجود ہو یا طلاق دینے کے بعد کسی اور خاوند سے ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمہارے لئے تمہاری ان بیویوں کی لڑکیاں حرام ہیں جن سے تم وظیفہ زوجیت ادا کرچے ہو۔'' (4/النساء: آیت 23)

اس قسم کی لڑکی کو شرعی اصطلاح میں ''ربیبہ'' کہا جاتا ہے۔ یہ ربیبہ اپنے سوتیلے باپ کےلئے اجنبی ہوتی ہے۔ ماں سے نکاح کے بعد باہمی مقاربت سے اس لڑکی کی اجنبیت ختم ہوجاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ اپنے سوتیلے باپ کے عقد میں نہیں آسکتی۔ اس ربیبہ کے حرام ہونے میں اس کی ماں سے نکاح کے بعد دخول کرنے کا اعتبار کیا گیا ہے۔ عام طور پر ربیبہ اس لڑکی کو کہا جاتا ہے۔ جو ماں سے نکاح کے وقت موجود ہو لیکن بیشتر فقہاء نے اس کی تعریف ''بنت الموطوة'' کے الفاظ سے کی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کی لڑکی جس کے ساتھ ملاپ ہوچکا ہے۔ احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے کہ مطلقہ ہر قسم کی لڑکیاں طلاق دہندہ کےلئے حرام قرار دی جائیں خواہ وہ نکاح کرتے وقت موجود ہوں یا طلاق دینے کے بعد اس کے بطن سے پیدا ہوئی ہے۔ اس بناء پر صورت مسئولہ میں اگر 12 سالہ لڑکے نے اپنی بیوی سے دوران رخصتی ملاپ کرلیا ہے۔ تو طلاق دینے کے بعد اس مطلقہ کی جملہ لڑکیاں اس کےلئے حرام ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی لڑکیوں کو خاوند پر حرام قرار دینے کےلئے ماں سے دخول کا اعتبار کیا ہے۔ اگر اس وقت ملاپ نہیں ہوا تو اس صورت میں مطلقہ بیوی کی لڑکی سے نکاح ہوسکتا ہے۔ لیکن اس نکاح میں ایک اور قباحت بھی ہے جو نکاح کےلئے رکاوٹ کا باعث ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپس میں مشروط طور پر تبادلہ نکاح جسے ''شغار'' کہا جاتا ہے۔ شریعت نے اس قسم کے نکاح کے متعلق حکم امتناعی جاری کیا ہے اس لئے شریعت کے ضابطوں کو اپنی خواہشات نفس پر قربان نہیں کرنا چاہیے۔ نکاح کے معاملات بہت غور وخوض کے متقاضی ہیں۔ لہذا اس کےلئے تمام پہلوؤں سے جانچ پڑتال کرنا ضروری ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:350